ہفتہ وار رسالہ: 473
WEEKLY BOOKLET: 473

کم بولنے کے فائدے

(امیرِ اہلِ سنّت کی کتاب گفتگو کے آداب سے ساتویں قسط)

(صفحات: 16)

گفتگو کی چار قسمیں 05

بولنے والا بارہا پچھتاتا ہے 07

گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے! 12

خاموشی کی برکت سے دیدارِ مصطفےٰ 14

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کم بولنے کے فائدے (1)

دُعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ "کم بولنے کے فائدے" پڑھ یا سُن لے اُسے کم بولنے اور اچھے کام زیادہ کرنے کی توفیق نصیب فرما اور ماں باپ و خاندان سمیت اس کی بے حساب بخشش فرما۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا ابو المُظَفَّر محمد بن عبد اللہ خَیَّام سَمَرْقَنْدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک روز راستہ بھول گیا، اچانک ایک صاحب نظر آئے اور اُنہوں نے کہا: "میرے ساتھ آؤ۔" میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ حضرتِ سَیِّدُنا خضر علیہ السّلام ہیں۔ میرے اِستفسار (یعنی پوچھنے) پر اُنہوں نے اپنا نام خضر بتایا، ان کے ساتھ ایک اور بزرگ بھی تھے، میں نے ان کا نام دریافت کیا تو فرمایا: یہ اِلیاس (علیہ السّلام) ہیں۔ میں نے عرض کی: اللہ پاک آپ پر رَحمت فرمائے، کیا آپ دونوں حضرات نے سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات، محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کی: سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سنا ہوا ارشادِ پاک بتایئے تاکہ میں آپ سے روایت کر سکوں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر دُرودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اس کا دل تر و تازہ رکھے گا اور اس کے دل کو مُنوَّر فرمائے گا اور جو

(1)... یہ مضمون امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی کتاب "گفتگو کے آداب" صفحہ 93 تا 103 سے لیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے اُس کا دل نِفاق سے اِسی طرح پاک کیا جاتا ہے جس طرح پانی سے کپڑا پاک کیا جاتا ہے نیز جو شخص "صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد" پڑھتا ہے تو لوگ اس سے مَحَبّت کرتے ہیں اگرچہ پہلے نفرت کرتے تھے اور "صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد" پڑھنے والا اپنے اوپر رَحمت کے 70 دروازے کھول لیتا ہے۔(القول البدیع، ص277ملتقطاً)

زمانے والے ستائیں، دُرودِ پاک پڑھو
جہاں کے غم جو رُلائیں، دُرودِ پاک پڑھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

نافرمانی کا ایک لفظ بھی دوزخ میں پہنچا سکتا ہے

بعض اوقات مسلمان بے خَیالی میں ایسی پیاری پیاری بات کر ڈالتا ہے جس کی خود اُسے بھی خبر نہیں ہوتی اور اللہ کریم اُس سے راضی ہو چکا ہوتا ہے اور کوئی تو بے پروائی میں ایک آدھ ایسی بات بک ڈالتا ہے کہ اُسے اِس کی سُدھ بھی نہیں ہوتی حالانکہ اُس بکواس کی نُحُوست سے تباہی اُس کا مقدر بن چکی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بندہ کبھی اللہ پاک کی رِضامندی کا کوئی ایسا کلمہ (یعنی سینٹینس۔SENTENCE) کہہ دیتا ہے کہ جس کی طرف اُسے دھیان بھی نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے اللہ پاک اُس کے بہت سے دَرَجات (گریڈز۔GRADES) بُلند فرما دیتا ہے اور بے شک بندہ کبھی اللہ پاک کی نافرمانی کا کوئی ایسا کلمہ (SENTENCE) کہہ گزرتا ہے کہ اُس کی طرف اُس کو دِھیان بھی نہیں ہوتا اور اِس کی وجہ سے دوزخ میں گرتا چلا جاتا ہے۔(مشکوٰۃ، 2/189، حدیث:4813)

بُری صُحبت نے برباد کر کے رکھ دیا تھا

اے عاشقانِ رسول! ابھی دل ہلا دینے والی حدیثِ پاک بیان ہوئی، واقعی زبان بہت ہی سوچ سمجھ کر چلانی چاہیے، زبان کی حفاظت کا ذہن بنانے میں دعوتِ اسلامی کا نہایت اہم کردار ہے، ہم سبھی کو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں رہتے ہوئے خوب دینی کام کرنے چاہئیں اور ہمیشہ بُری صُحبت سے دور رہنا چاہیے۔ بُری صحبت سے برباد ہونے کے بعد ہدایت ملنے پر عاشقانِ رسول کی صحبتِ بابرکت میں آنے والے ایک خوش نصیب اسلامی بھائی کی "مدنی بہار" سنئے چنانچہ کراچی کے علاقے "گلستانِ جوہر" کے ایک اسلامی بھائی بُرے دوستوں کی صحبت کی وجہ سے بد اخلاقی اور گناہوں کے دَلدَل میں پھنس چکے تھے، انہیں گانے سننے کا بہت زیادہ شوق تھا اور پھر یہ شوق اتنا بڑھا کہ وہ مختلف پروگراموں میں خود گانے گا کر لوگوں سے داد وصول کرنے لگے۔ اس کے علاوہ چرس پینا ان کا معمول تھا، گناہوں کی عادت اتنی زیادہ بڑھ چکی تھی کہ فُحش گوئی (یعنی بے حیائی کی باتیں) کرنا اور جھوٹ بولنا ان کے نزدیک گویا کوئی عیب ہی نہ تھا، خوش قسمتی سے 2005 میں انہیں مدینۃُ الاولیا ملتان شریف میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین دن کے بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی جہاں یہ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے مُرید بھی بنے، لیکن اجتماع سے لوٹنے کے بعد وہ دوبارہ بُرے دوستوں کی صحبت میں جا بیٹھے اور پھر سے گناہوں کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ ایک دن اچانک انہیں کوئی ذہنی مرض لاحق ہو گیا جس کی وجہ سے انہیں سورۂ فاتحہ بھی یاد نہ رہی اور وہ اپنے ہی گھر میں پاگلوں کی طرح رہنے لگے، اپنے والدین کو اپنا دشمن سمجھنے لگے، ان کی حالت اتنی خراب ہو گئی کہ اپنے مرض کی وجہ سے نہ وہ کھانا کھا سکتے تھے اور نہ سو سکتے تھے، بالآخر انہیں نفسیاتی ہسپتال میں داخل کروا دیا

گیا۔ ان کی امی جان سے اپنے بیٹے کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی تھی اور وہ ان کے لئے کثرت سے دعائیں اور وظیفے کرتی رہتیں، ایک رات ان کی امی جان کے خواب میں ایک بزرگ تشریف لائے اور کچھ عمل کرنے کو کہا۔ ان کی امی جان بِلاناغہ وہ عمل کرنے لگیں، اُس عمل کی برکت سے آہستہ آہستہ ان اسلامی بھائی کی حالت بہتر ہونے لگی اور وہ جسمانی طور پر صحت یاب ہونے لگے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک دن وہ بھی آیا کہ انہوں نے دعوتِ اسلامی کے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے قافلے میں سفر کیا، جہاں انہیں عاشقانِ رسول کی صحبت میں گناہوں سے بچنے کا ذہن مِلا اور وہ دینی ماحول میں رَچتے بستے چلے گئے اور دعوتِ اسلامی کے دینی کام کرتے کرتے ڈویژن سطح پر مدنی انعامات (جسے اب ”نیک اعمال“ کہتے ہیں) کے ذِمّہ دار بھی بنے۔

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! بیان کردہ مدنی بہار ہمیں دعوتِ فکر دے رہی ہے کہ ہم اپنی صُحبتوں اور دوستیوں پر نظرِ ثانی کرلیں، کہیں ایسا تو نہیں کہ نیک اعمال سے دوری کی وجہ ہماری بُری دوستی اور گندی صحبت ہو! حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”بُروں کی صُحبَت فائدہ اور اچھوں کی صُحبَت نقصان کبھی نہیں دے سکتی۔ بھَٹّی والے سے مُشک نہیں ملے گا، گرمی اور دھواں ہی ملے گا۔ مُشک (کی خوشبو) والے سے نہ گرمی مِلے نہ دھواں، مشک یا خوشبو ہی ملے گی۔“ مزید فرماتے ہیں: ”حَتَّی الْاِمکان بُری صُحبت سے بچو کہ یہ دین و دنیا برباد کردیتی ہے اور اچھی صُحبت اختیار کرو کہ اس سے دین و دنیا سَنبھل جاتے ہیں۔ سانپ کی صُحبت جان لیتی ہے۔ بُرے یار کی صُحبت ایمان برباد کر دیتی ہے۔“

(مراٰۃ المناجیح، 6/591)

حضرتِ مولانا روم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

صحبتِ صالِح تُرا صالِح کُنَد
صحبتِ طالِح تُرا طالِح کُنَد

یعنی اچھے کی صُحبت تجھے اچھا اور بُرے کی صُحبت تجھے بُرا بنا دے گی۔

(مثنوی، دفتر اوّل، ص22)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بات کو فُضُولیات سے پاک کرنے کا بہترین نسخہ

گفتگو میں کمی لانے کے خواہش مندوں کیلئے اپنی بات کو فُضُول لفظوں اور مختلف خرابیوں سے پاک کرنے کے لئے "احیاءُ العلوم" میں کچھ اس طرح لکھا ہے: گفتگو کی چار قِسمیں ہیں: ﴿1﴾ مکمَّل نقصان دِہ بات ﴿2﴾ مکمَّل فائدے مند بات ﴿3﴾ ایسی بات جو نقصان دِہ بھی ہو اور فائدے مند بھی اور ﴿4﴾ ایسی بات جس میں نہ فائدہ ہو نہ نقصان تو پہلی قِسم کی بات جو کہ مکمّل یعنی ساری کی ساری نقصان دِہ ہے اُس سے ہمیشہ بچنا ضروری ہے اور اسی طرح تیسری قِسم والی بات کہ جس میں نقصان وفائدہ دونوں ہیں، اس سے بھی بچنا لازِم ہے اور جو چوتھی قِسم ہے وہ فُضولیات میں شامل ہے کہ اُس کا نہ فائدہ ہے نہ نقصان، لہٰذا ایسی بات میں وَقت ضائع کرنا بھی ایک طرح کا نقصان ہی ہے، اس کے بعد صرف دوسری ہی قِسم کی بات رَہ جاتی ہے یعنی باتوں میں سے تین چوتھائی (یعنی 75%) قابلِ استعمال نہیں ہیں اور دوسری قِسم کی بات جو کہ فائدہ مند ہے بس وہی قابلِ استعمال ہے مگر اِس قابلِ استعمال بات کے اندر باریک قِسم کی رِیاکاری، بناوَٹ، غیبت، تُہمت، جھوٹے

مُبالغہ، ”میں میں کرنے کی آفت“ یعنی اپنی فضیلت و پاکیزگی بیان کر بیٹھنے وغیرہ وغیرہ خطرے موجود ہیں، مزید یہ کہ فائدہ مند گفتگو کرتے کرتے فضول باتوں میں جا پڑنے پھر اس کے ذَرِیعے اور آگے بڑھتے ہوئے خدانخواستہ اِس میں گناہ ہو جانے وغیرہ وغیرہ کے خوف اور ڈر شامل ہیں اور ان خرابیوں کا شامل ہونا ایسا باریک ہے جس کا اکثر علم نہیں ہوتا، لہٰذا اس قابِلِ استعمال بات کے ذَرِیعے بھی انسان خَطَرات میں گِھرا رہتا ہے۔

(احیاء العلوم، 3/138)

دُنیوی بات منہ سے نکل جائے تو کچھ ذِکْرُ اللہ کر لینا چاہیے

اللہ پاک کے نیک بندے خالص دُنیوی (غیر فضول) باتوں کو بھی اچھا نہ سمجھتے تھے، جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا حَمَّاد بن سَلَمہ رحمۃُ اللہِ علیہ جب کوئی دُنیوی بات کہہ دیتے تو اِس کے بعد ”سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرْ“ پڑھتے پھر فرماتے: ”ہمارے اَسلاف (یعنی گزرے ہوئے بُزرگانِ دین) کسی مَجلس (یعنی بیٹھک) میں خالص دُنیاوِی کلام کرنا اچھا نہ جانتے تھے، جب تک کہ اُس کے ساتھ کوئی نیک بات نہ ملا لیتے۔“

(تنبیہ المغترین، ص190)

جب رحمت کی توجّہ ہٹا دی جاتی ہے

باتونی شخص کو تو ڈر جانا چاہیے کہ کہیں اللہ ربُّ الْعِزَّت نے میری طرف سے رحمت کی توجہ تو نہیں ہٹا دی! چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا شیخ مَعْروف کَرخی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”انسان کا بے کار باتیں کرنا اللہ پاک کا اُس کو بے مدد چھوڑ دینے کے باعث ہوتا ہے۔“

(تنبیہ المغترین، ص190)

حُسنِ اَخلاق اور دین کی سمجھ سے محروم

مُنافِق دُنیاداری کے معاملے میں کتنا ہی عَقلمند سہی مگر چونکہ وہ حُسنِ اَخلاق اور دِین کی سمجھ بوجھ سے محروم ہوتا ہے اِس لیے یقیناً وہ بدنَصیب و مَحروم ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ منافق میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں: ﴿1﴾ حُسنِ اَخلاق اور ﴿2﴾ دین کی سمجھ۔ (ترمذی، 4/313، حدیث: 2693)

بولنے والا بارہا پچھتاتا ہے

ایک نَصیحَت آموز عربی شعر کا ترجمہ ہے: ''علم زِینت (یعنی خوبصورتی) ہے اور خاموشی سَلامتی اور جب کبھی بولنا پڑے تو زیادہ نہ بولو۔ تم نے خاموشی پر کبھی شرمندگی نہیں اُٹھائی ہوگی۔ مگر بول کر بہت بار نَدامت (یعنی شرمندگی) اُٹھائی ہوگی۔'' (تنبیہ الغافلین، ص116)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی یہ حقیقت ہے کہ خاموش رہنے میں ندامت (یعنی شرمندگی) کا امکان (یعنی CHANCE) بہت کم ہے جب کہ موقع بے موقع ''بول پڑنے'' کی عادت سے بارہا SORRY کہنا پڑتا اور معافی مانگنی پڑتی ہے یا پھر دل ہی دل میں پچھتاوا ہوتا ہے کہ میں یہاں نہ بولا ہوتا تو اچھا تھا کیوں کہ میرے بولنے پر سامنے والے کی جِھجک اُڑ گئی، کھری کھری سُننی پڑی، فُلاں ناراض ہوگیا، فلاں کا چہرہ اُتر گیا، فلاں کا دل دُکھ گیا، اپنا اِمپریشن (IMPRESSION) بھی خراب پڑا وغیرہ وغیرہ۔ حضرت محمد بن نَضر حارِثی رحمۃُ اللہِ علیہ سے کتنی پیاری بات بیان کی گئی ہے: ''زیادہ بولنے سے (عزت و) وَقار جاتا رہتا ہے۔'' (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، 7/60، قول نمبر: 52)

”بول کر“ پچھتانے سے ”نہ بول کر“ پچھتانا اچھا

سچ ہے، ”بول کر“ پچھتانے سے ”نہ بول کر“ پچھتانا اچھا اور ”زیادہ کھا کر“ پچھتانے سے ”کم کھا کر“ پچھتانا اچھا کہ جو بولتا رہتا ہے وہ مصیبتوں میں پھنستا رہتا ہے اور جو زیادہ کھانے کا عادی ہوتا ہے وہ اپنا مِعدہ تباہ کر بیٹھتا، اکثر مُٹاپے کا شکار ہو جاتا اور طرح طرح کی بیماریوں کی زَد میں رہتا ہے، اگر جوانی میں اَمراض سے قدرے بچت ہو بھی گئی تو جوانی ڈَھلنے کے بعد بسا اوقات ”سراپا مرض“ بن جاتا ہے۔ زیادہ کھانے کے نقصانات اور مُٹاپے کے علاج وغیرہ جاننے کے لئے فیضانِ سنّت جلد اوّل کے باب ”بھوک کے فضائل“ کا مطالعہ فرمایئے۔

زیادہ بولنے والے کو ندامت اُٹھانی پڑتی ہے

بُری صُحبت برباد کرتی، بُری جگہ جانے والا بدنام ہوتا اور باتونی آدمی کو آخرکار شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا لُقمان حکیم رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں کہا گیا ہے، اُنہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! ﴿1﴾ جو شخص بُرے آدمی کا دوست اور ساتھی بنتا ہے اُسے سلامتی نہیں ملتی اور ﴿2﴾ جو بُری جگہ پر جاتا ہے وہ بدنام ہوتا ہے اور ﴿3﴾ جو اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتا وہ نادِم (یعنی شرمندہ) ہوتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین، ص115)

جو تول کر بولتا ہے فُضُول باتوں سے بچ جاتا ہے

عقلمند کی شان یِہی ہے کہ سوچ سمجھ کر بات کرے، اپنا وَقت فضول ضائع نہ کرے، اپنے معاملات پر پوری توجّہ رکھے، اِس طرح اُسے فضول باتوں کا موقع ہی کہاں ملے گا! حضرتِ سَیِّدُنا اَبو ذَر غِفاری رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ

والِہٖ وسلم سے سوال کیا کہ اِبراہیمی صحیفوں (یعنی حضرتِ ابراہیم علیہ السّلام پر نازل ہونے والی آسمانی کتابوں) میں کیا مضامین تھے؟ فرمایا: وہ سب عِبرت و نصیحت پر مشتمل تھے (ان میں یہ بھی تھا)، عقلمند پر لازم ہے کہ اپنے زمانے کے حالات سے واقف ہو اور اپنی زبان کی حفاظت کرے۔ باتیں کرنے کے بجائے کام کرے اور اس کا کلام فُضول باتوں پر مشتمل نہ ہو۔

(اللہ والوں کی باتیں، 1/319۔ حلیۃ الاولیاء، 1/222)

کینسر کی مریضہ صحت یاب ہو گئیں

اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں، اِن برکتوں کا اندازہ لگانے کے لئے ایک "مدنی بہار" سنئے اور جھومئے: اولڈ کانپور (ہند) کے ایک اسلامی بھائی کی خوش بختی کہ انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستگی نصیب ہوئی۔ ان کی نانی جان کی طبیعت بہت ناساز تھی، بُہتیرا علاج کروایا مگر شفا نہ مل سکی۔ ڈاکٹروں نے کہا: "اِنہیں سرطان (یعنی CANCER) ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ خبر بھی سُنادی کہ یہ چند دِنوں کی مہمان ہیں۔" اس خبرِ وَحشت اَثَر سے یہ گھبرا گئے، انہوں نے اللہ رَبُّ العِزَّت کے بھروسے نانی جان کی صحت یابی کی دعا مانگنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور رو رو کر دُعا کی: "یااللہ پاک! یہاں جو بھی تیرا محبوب (یعنی پیارا) بندہ ہے اس کے صدقے میری پیاری نانی جان کو صِحَّت کی نعمت عَطا فرما۔" اگلے روز جب نانی جان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی خوشی کی اِنتہا نہ رہی کیونکہ اِجتماع میں عاشِقانِ رسول کے درمیان مانگی جانے والی دُعا کی برکت یوں ظاہر ہوئی کہ ان کی نانی جان اب نہ صرف بیٹھ رہی تھیں بلکہ تندرُست ہو کر چل پھر رہی تھیں۔

تِرا شکر مولا دیا دینی ماحول   نہ چھوٹے کبھی بھی خدا دینی ماحول
سَلامَت رہے یاخدا دینی ماحول   بچے بد نَظَر سے سدا دینی ماحول
(وسائلِ بخشش، ص647)

کوئی بیماری لاعلاج نہیں

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہر شے پر قدرت رکھتا ہے، وہ چاہے تو کینسر بھی ٹھیک ہو جائے۔ یقیناً بڑھاپے اور موت کے سِوا ہر بیماری کا علاج ہے۔ ہاں! یہ بات الگ ہے کہ کئی اَمراض کا علاج اَطِبّا (یعنی ڈاکٹرز) اب تک دریافت نہیں کر پائے۔ لہٰذا یہ کہنے کے بجائے کہ "فلاں مرض کا علاج نہیں ہے" مناسب یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ ہمارے پاس اس بیماری کا علاج نہیں یا ڈاکٹرز ابھی تک اس مرض کا علاج دریافت نہیں کر سکے۔ بہر حال ربِّ کریم چاہے تو دوا شفا کا ذریعہ (ذ۔ری۔عہ) بنے ورنہ عین ممکن ہے کہ وہی دوا موت کا سبب بن جائے! اور یہ بھی اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ماہر ڈاکٹر کی طرف سے ملنے والی درست دوا کے باوجود کسی مریض کو منفی اَثر (REACTION) ہو جاتا ہے۔

کینسر کا روحانی عِلاج

اوّل آخر گیارہ (11) بار دُرُودِ ابراہیم اور درمیان میں "سورۂ مَریَم" پڑھ کر پانی پر دم کیجئے، ضَرورتاً دوسرا پانی ملاتے رہئے، مریض وہی پانی سارا دن پئے، یہ عمل چالیس (40) دن تک بلاناغہ کرتے رہئے، اِن شاءَ اللہ شفا حاصل ہو گی۔ (دوسرا بھی پڑھ کر دم کرکے مریض کو پلا سکتا ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

بیوقوف جب تک خاموش رہتا ہے پہچانا نہیں جاتا

خاموش رہنے سے بعض اوقات لوگوں پر دَھاک بیٹھی رہتی ہے، لوگ عِزَّت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور جو ہر وقت بولتا رہتا ہے اُس کا رُعب ختم ہو جاتا ہے اور اُس کی بات کا "وَزن" بھی نہیں رہتا۔ چنانچہ اِبراہیم نَخَعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "جو شخص غور کرے تو وہ تمام اَہلِ مجلس سے اَشرف (یعنی شریف ترین) اور زیادہ رُعب دار اُس شخص کو پائے گا جو اکثر خاموش رہتا ہو، کیونکہ خاموشی عالِم کے لیے زینت ہے اور جاہل کے لیے پردہ۔"

(تنبیہ المغترین، ص190)

آدھی رات تک اگر سورج نہ ڈوبے تو؟ (واقعہ)

اے عاشقانِ رسول! واقعی زَبان بند رکھنے سے بَھرَم قائم رہتا ہے، انسان جیسے ہی بولنا شروع کرتا ہے، اُس کا "بھاؤ" (یعنی سمجھداری کا) پتا چل جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرتِ امام ابو یوسف رحمۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ ایک شخص بیٹھتا تھا مگر کبھی کچھ بولتا نہیں تھا۔ ایک بار حضرتِ امام ابویوسف رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس سے فرمایا: آپ کبھی کوئی سوال کیوں نہیں کرتے؟ ہمیشہ چُپ ہی رہتے ہیں؟ یہ سن کر اُس نے سوال کر دیا: اچھا یہ بتایئے کہ روزہ کب اِفْطار کرنا چاہیے؟ فرمایا: جب سورج غروب ہو جائے۔ وہ بولا: اگر آدھی رات تک سورج غروب ہی نہ ہو تو؟ یہ سوال سن کر حضرتِ امام ابویوسف رحمۃُ اللہِ علیہ ہنس پڑے اور فرمایا: آپ کا خاموش رہنا ہی بہتر تھا، میں نے آپ کی زبان کُھلوا کر غلطی کی۔ (تاریخِ بغداد، 14/251)

کاش! میں گونگا ہوتا

اے عاشقانِ رسول! دیکھا جائے تو نابینا فائدے میں رہتا ہے کہ غیر عورتیں، فِلمیں

www.dawateislami.net

ڈِرامے، کسی ”ہاف پینٹ“ والے شخص کے کُھلے گُھٹنے اور رانیں دیکھنے، اَمرد پر ”مخصوص لذّت“ والی نظر ڈالنے وغیرہ وغیرہ گناہوں سے بچا رَہتا ہے، اِسی طرح گونگا بھی زَبان کی بے شمار آفتوں سے محفوظ رَہتا ہے۔ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، عاشقِ اکبر، حضرتِ صِدّیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ (بطورِ عاجزی) فرماتے ہیں: ”کاش! میں گونگا ہوتا مگر ذِکرُ اللہ کی حد تک گویائی (یعنی بولنے کی صلاحیت) حاصل رہتی۔“ (مرقاۃ المفاتیح، 10/87)

کاش! یہ گونگی ہوتی

”اِحیاءُ العلوم“ میں ہے: صحابیِ رسول، حضرتِ ابو دَرداء رضی اللہُ عنہ نے ایک زَبان دراز (یعنی زیادہ باتیں کرنے والی) عورت دیکھی تو فرمایا: اگر یہ گونگی ہوتی تو اس کے حق میں بہتر تھا۔ (احیاء العلوم، 3/142)

گھر اَمن کا گہوارہ کیسے بنے!

اللہ پاک کے پیارے پیارے سب سے آخِری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پیارے صحابی حضرتِ ابو دَرداء رضی اللہُ عنہ کے مبارک ارشاد سے خصوصاً ہماری وہ اسلامی بہنیں درس حاصل کریں جو فضول باتوں، غیر ضروری سوالوں، بدگمانیوں اور غیبتوں وغیرہ سے فرصت نہیں پاتیں، اسلامی بہنیں اگر صحیح معنوں میں خاموش رہنا سیکھ جائیں تو ان کی گھریلو پریشانیاں، رشتے داروں سے ناچاقیاں (یعنی اَن بَن) اور ساس بہو کی لڑائیاں وغیرہ بہت سارے مسائل حل ہو جائیں اور سارے کا سارا خاندان اَمن کا گہوارہ بن (یعنی پُرسکون ہو) جائے کیونکہ زیادہ تر گھریلو جھگڑے زَبان کے غلط استعمال ہی کے سَبَب ہوتے ہیں۔

سوشل میڈیا کی ایک قابلِ غور پوسٹ

سوشل میڈیا کی ایک توجُّہ طَلَب پوسٹ مَعمولی فرق کے ساتھ پیش کی جاتی ہے، کسی لڑکی نے پوسٹ کی: اگر شادی کے بعد ماں باپ کو ساتھ رکھنے کا حق بیٹیوں کو مل جاتا تو مُلک میں ایک بھی ”اولڈ ہاؤس“ نہ ہوتا۔ اِس پر کسی لڑکے نے بھی خوب جواب دیا کہ اگر وُہی بیٹیاں شادی کے بعد ساس سسر ہی کو ماں باپ مان لیں تو مُلک تو کیا پوری دنیا میں ایک بھی اولڈ ہاؤس باقی نہ رہے۔

اس پوسٹ میں صرف اُن عورتوں کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے جو اپنی ساس نندوں وغیرہ کے سامنے خوب زبان چلاتیں اور گھر کا اَمن تہ وبالا کرتی ہیں، ورنہ معاشرے میں سُسرال کے اندر ظلم سہنے والی خواتین کی بھی ایک تعداد ملے گی۔

ساس بہو کا جھگڑا نمٹانے کا نُسخہ

ساس اگر ڈانٹ ڈَپَٹ کرتی ہو تو ”بہو“ کو چاہیے کہ صرف اور صرف صبر کرے، جواباً ایک لفظ بھی نہ کہے اور اپنے شوہر کو شکایت بھی نہ کرے، منہ بھی نہ چڑھائے اور اپنے بچوں کو جھاڑ کر یا برتن وغیرہ پچھاڑ کر ان پر بھی غصہ نہ نکالے اور میکے میں بھی کچھ نہ بتائے، اِن شاءَ اللّٰہُ الکریم آہستہ آہستہ گھریلو مسائل حل ہو جائیں گے۔ اِسی طرح اگر کوئی بہو اپنی ”ساس“ سے جھگڑا کرتی ہو تو ساس کو چاہئے کہ بالکل جوابی کاروائی نہ کرے، صرف خاموشی اختیار کرے، گھر کے کسی فرد حتّٰی کہ اپنے بیٹے کو بھی شکایت نہ کرے۔ اِن شاءَ اللّٰہُ الکریم اس کہاوت: ”ایک چُپ سو سُکھ“ کے مطابق سُکھ چین پائے گی۔ جی ہاں! اگر صحیح معنوں میں سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کے اس ”نُسخے“ پر عمل کیا گیا تو اِن شاءَ اللّٰہُ الکریم

www.dawateislami.net

جلد ہی ساس بہو کی لڑائی ختم ہو جائے گی اور گھر اَمن کا گہوارہ (یعنی راحتوں بھرا) بن جائے گا۔

خاموشی کی بَرَکت سے دیدارِ مصطفٰے

ایک اسلامی بہن نے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ خاموشی کی اہمیّت پر مبنی سنّتوں بھرے بیان کی آڈیو کیسٹ سُن کر خاموش رہنا شروع کر دیا، تین ہی دن میں ان کو اندازہ ہو گیا کہ پہلے وہ کس قدر فالتو باتیں کیا کرتی تھیں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الکریم خاموشی کی برکت سے انہیں اچھے اچھے خواب نظر آنے لگے، فضول باتوں سے بچنے کی کوشش کے تیسرے دن انہوں نے مکتبۃُ المدینہ کی جاری کردہ سنّتوں بھرے بیان کی ایک مزید آڈیو کیسٹ بنام ''اِطاعت کسے کہتے ہیں'' سنی۔ رات جب سوئیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الکریم کیسٹ میں بیان کردہ ایک واقعہ انہیں خواب میں دکھائی دینے لگا! ''جنگ کا نقشہ تھا، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دشمن کی جاسوسی کے لیے اپنے پیارے صحابی حضرتِ حُذَیفہ رضی اللہُ عنہ کو روانہ کرتے ہیں، وہ کفّار کے خیموں کے پاس پہنچتے ہیں تو انہیں کفّار کے سردار حضرت ابوسفیان (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) کھڑے ہوئے نظر آتے ہیں، موقع غنیمت جانتے ہوئے حضرتِ حذیفہ رضی اللہُ عنہ کمان پر تیر چڑھا لیتے ہیں کہ انہیں سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ حکم یاد آتا ہے کہ ''کفّار کو خبر نہ ہو'' چنانچہ اپنے پیارے آقا، مصطفٰے جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت (یعنی فرماں برداری) کرتے ہوئے تیر چلانے سے باز رہتے ہیں، پھر حاضر ہو کر تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ بابَرَکت میں کارکردگی پیش کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الکریم اس خواب میں ان اسلامی بہن کو سرکارِ مدینہ

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اور دو صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہما کی صاف صاف زِیارت نصیب ہوئی، باقی سب مناظر دُھندلے (BLUR) نظر آرہے تھے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! صرف تین دن کی فضول گوئی سے بچنے کی کوشش سے ان پر آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا بہت بڑا اکرم ہو گیا، ان کا کہنا تھا: بس میری تمنّا ہے کہ کبھی بھی میری زَبان سے کوئی فالتو لفظ نہ نکلے۔

اللہ! کروں میں نہ کبھی فالتو باتیں
بس ذکر میں گزریں مرے دن اور مری راتیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتُہم العالیہ کی کتاب "گفتگو کے آداب" سے آنے والی اب تک کی 6 قسطوں کو ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے نیچے دیئے گئے QR Code اسکین کیجئے۔

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
نافرمانی کا ایک لفظ بھی دوزخ میں پہنچا سکتا ہے	02
بُری صُحبت نے برباد کر کے رکھ دیا تھا	03
بات کو فُضُولیات سے پاک کرنے کا بہترین نسخہ	05
دُنیوی بات منہ سے نکل جائے تو کچھ ذِکرُ اللہ کر لینا چاہیے	06
جب رحمت کی توجّہ ہٹا دی جاتی ہے	06
حُسنِ اَخلاق اور دین کی سمجھ سے محروم	07
بولنے والا بارہا پچھتاتا ہے	07
زیادہ بولنے والے کو ندامت اُٹھانی پڑتی ہے	08
جو تول کر بولتا ہے فُضُول باتوں سے بچ جاتا ہے	08
کینسر کی مریضہ صحت یاب ہو گئیں	09
کینسر کا روحانی عِلاج	10
بیوقوف جب تک خاموش رہتا ہے پہچانا نہیں جاتا	11
آدھی رات تک اگر سورج نہ ڈوبے تو؟ (واقعہ)	11
کاش! میں گونگا ہوتا	11
گھر اَمن کا گہوارہ کیسے بنے!	12
سوشل میڈیا کی ایک قابلِ غور پوسٹ	13
ساس بہو کا جھگڑا نمٹانے کا نُسخہ	13
خاموشی کی بَرَکت سے دیدارِ مصطفٰے	14

اگلے ہفتے کا رسالہ

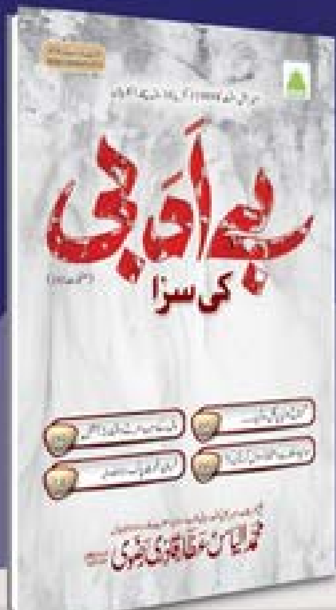

978-969-722-983-3
01082645

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net